

غزہ نے حقیقت پر سے پردہ اٹھا دیا ہے

17 اکتوبر، 2023 سے اب تک ان طویل اور درد بھرے ہفتوں کے دوران غزہ نے حقائق آشکار کر دیئے اور باطل کو عیاں کر کے رکھ دیا۔ اس عرصہ نے اہل غزہ، بحیثیتِ مجموعی مسلم امت اور دنیا بھر میں منصف مزاج غیر مسلموں کے بارے میں سچائی کو کھول دیا۔ غزہ نے صیہونی وجود کی، مغربی طاقتوں کی جو کہ اس صیہونی وجود کی حمایت کرتی ہیں اور اس یہودی وجود سے اشتراک کرنے والے مسلم حکمرانوں کی حقیقت بے نقاب کر کے رکھ دی۔ یہ سب حقائق نمایاں طور پر عیاں کرتے ہوئے، غزہ نے مسلم امت اور اس کی افواج کو یہ راہ دکھلا دی ہے کہ اب کیا کرنا ضروری ہے۔

غزہ نے اپنے عوام میں موجود خیر کو واضح طور پر ظاہر کر دیا ہے۔ غزہ کے لوگ شدید ترین نقصان ہونے پر بھی نہایت صابر و شاکر ہیں۔ وہ اس انتہائی جارحیت کے سامنے دلیر اور نڈر ہیں۔ وہ ان شدید آزمائشوں کا شکوہ بھی نہیں کرتے۔ وہ دوسروں کو تسلی دینے کے لئے مسکراتے ہیں جبکہ وہ خود دکھ و آلام کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ شدید ترین قلت اور فاقہ کشی کے باوجود بھی ایک دوسرے میں کھانا بانٹتے ہیں۔ وہ اپنا اس قدر بھاری نقصان کے ازالے کے لئے بھی صرف دعا کے لئے ہی ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ غزہ کے لوگوں نے اللہ جل شانہ کے مقرب بندے ہونے کی جستجو میں اپنے ایمان کی طاقت سے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ بے شک، جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو وہ اسے آزمائش میں ڈالتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جِنَعَ فَلَهُ الْجِنْعُ» «جب اللہ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو وہ انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ پس جو اس پر صبر کرتا ہے تو اسے صبر عطا کر دیا جاتا ہے۔ اور جو اس پر جزع فزع کا اظہار کرتا ہے، تو اس کے لئے جزع فزع ہے» (احمد نے محمود بن لبید سے روایت کیا)۔

غزہ نے امت میں موجود خیر کو ظاہر کر دیا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان اہل غزہ کے مصائب پر درد سے بے چین ہیں۔ وہ اپنی طرف سے وہ سب کچھ کر رہے ہیں جو وہ کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے رب سے ہاتھ اٹھائے اس قدر دعائیں مانگ رہے ہیں کہ ان کے بازو شل ہو چکے ہیں۔ وہ صدقات و خیرات دیتے ہوئے اپنے گھروں تک کو خالی کر رہے ہیں۔ وہ دشمن کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اسے کافی حد تک نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مسلمان سرحدوں کو کھول دینے کا

مطالبہ کر رہے ہیں، تاکہ وہ اپنے بیٹوں کو وہاں بھیج سکیں۔ مسلمان مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کی افواج کو حرکت میں لایا جائے۔ یقیناً مسلمان ایک جسم واحد کی طرح ہیں جو کہ ایمان سے جڑے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِمِهِمْ وَتَوَادُّهِمْ وَتَعَاطِفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهْرِ وَالْحَمَى » ”تم مومنین کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی بھی عضو تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے، اس کی نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“

غزہ نے دنیا کے منصف مزاج لوگوں میں اسلام سے اثر کو قبول کرنے کی صلاحیت ظاہر کر دی ہے۔ بہت سے غیر مسلموں نے غزہ کے لوگوں کے ساتھ ہونے والی نا انصافی پر اپنے غم و غصے کا کھل کر اظہار کیا ہے۔ بہت سے لوگ اب صیہونیت اور یہودیت کے درمیان فرق کرنے لگے ہیں۔ بہت سے لوگ غزہ کے مسلمانوں کے صبر سے انتہائی حد تک متاثر ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض نے تو اس قدر صبر کے مصدر کو تلاش کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ اسلام کو گلے لگا چکے ہیں اور امت مسلمہ نے ان کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا ہے۔ آج اسلام کے حوالے سے یہ مقبولیت ایک ایسے دور میں ہو رہی ہے جب کہ اسلام کو نافذ کرنے والی کوئی ریاست موجود نہیں ہے۔ تو ذرا سوچئے کہ اس وقت کیا عالم ہو گا جب اسلام کا ایک ریاست کے ذریعہ نفاذ کیا جائے گا، اور اسلام اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ مکمل شان سے نظر آتا ہو گا؟ تو بان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ رَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَعَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا رَوَى لِي مِنْهَا» ”اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشرق اور مغرب کو دیکھا اور جہاں تک زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی وہاں تک عنقریب میری امت کی حکومت پہنچ کر رہے گی۔“ (مسلم)

غزہ نے صیہونی وجود، اس کی بربریت اور اس کی نفرت بھری عداوت کے ساتھ ساتھ اس کی کمزوری اور بزدلی کی بھی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ یہودی وجود نے اپنی نفرت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور ہر قسم کے سنگین جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے معصوم بچوں تک کو اسٹاپیرز سے نشانہ بنایا، بالکل اسی طرح جیسے اس نے بمباری سے اسپتالوں کو بھی نشانہ بنا ڈالا۔ پہلے پہل تو یہودی وجود کے جرائم کو امریکہ کی طرف سے گھڑے گئے

جھوٹ اور حیلے بہانوں کے پردے سے ڈھانپا گیا اور پھر تو اس خبیث وجود نے بغیر کسی عذر کے ہی اپنے جرائم کا ارتکاب کرنا شروع کر دیا۔ یہودی وجود اس قدر بے رحمی اور سفاکی کے ساتھ قتل و غارت گری کرتا ہے اور کسی بھی قسم کے ان "اخلاقیات" یا "اصولوں" یا "انسانیت" سے مکمل طور پر عاری ہے جو ضوابط انسانوں نے عمومی طور پر جنگ کے لیے اپنا رکھے ہیں۔ بیشک اس خبیث وجود کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول بالکل برحق ہے: ﴿لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَا ذِمَّةً ۗ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ﴾ "کسی مسلمان کے حق میں قرابت کا بھی لحاظ نہ کریں اور نہ عہد کا، اور وہی ہیں زیادتی پر" (التوبہ: 10: 9)۔ یہ سب اس حقیقت کے علاوہ ہے کہ غزہ نے قابض افواج کے بودے پن کو بے نقاب کر دیا۔ ان کے پاس موجود جدید ہتھیاروں کے باوجود، بزدل صیہونی فوجیوں کا جتھہ معمولی اسلحہ رکھنے والے لیکن دلیر اور نڈر مجاہدین کے چھوٹے سے گروہ کو زیر کرنے میں ناکام رہا۔ تو اس وقت اس وجود کی کیا حالت ہوگی جب اسے صرف کسی ایک مسلمان فوج کا سامنا کر پڑے؟

غزہ نے صیہونی جارحیت کی حمایت کرتی مغربی حکومتوں کی حقیقت سب کے سامنے عیاں کر دی ہے۔ صیہونی ریاست جھوٹے اور منافق مغرب کے سامنے اپنی بربریت کا ارتکاب کرتی رہی ہے۔ انسانی حقوق، خواتین کے حقوق، بچوں کے حقوق اور جانوروں کے حقوق کے حوالے سے پرچار کرنے والے مغرب کی قلعی واضح طور پر کھل کر سامنے آگئی۔ نیز یہودی وجود امریکہ کے میڈیا پر ویپیٹیڈے، فنڈنگ اور اسلحہ کی فراہمی کے ذریعے امریکہ کی فعال شرکت اور حمایت کے ساتھ امریکی ایماں اور شہ سے ہی مسلمانوں کا قتل عام کرتا رہا ہے۔ 8 دسمبر 2023ء کو جنگ بندی کے لئے اقوام متحدہ کی مجوزہ قرارداد کے خلاف امریکہ کی شرکت اس کے ویٹو کر دینے سے کسی طور کم نہیں ہے۔ یہ سب امریکہ کی جانب سے بدینیتی پر مبنی دوریاستی حل کی حمایت سے کم نہیں ہے۔ یہ ایک ظالمانہ امریکی منصوبہ ہے جس کا مقصد "فلسطینی ریاست" کی آڑ میں ایک غیر مسلح اور معمولی سے وجود کو چھوڑتے ہوئے اس مبارک سرزمین کا زیادہ تر حصہ اس کے جارحانہ قابضین کے حوالے کرنا ہے۔ بے شک مغربی حکومتیں اور یہودی وجود ویسا ہی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ "اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں" (المائدہ: 51: 5)

غزہ نے مسلمانوں کے حکمرانوں کی اصلیت آشکار کر دی ہے۔ یہاں تک کہ جب یہودی وجود نے ہسپتالوں اور اسکولوں تک کو بمباری سے مسمار کر ڈالا، تب بھی اردن کی حکومت نے یہودی وجود کو ضروری امریکی رسد کی فراہمی جاری رکھنے کے لئے اپنی فضائی راہداری کی فراہمی برقرار رکھی۔ متحدہ عرب امارات (یو اے ای) نے دبئی

اور حیفہ کی بندرگاہوں کے درمیان ایک زمینی راہداری چلانے کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں، جو سعودی عرب اور اردن کے علاقے سے گزرتا ہے، جس کا مقصد بحری گزرگاہوں کو درپیش خطرات سے بچاؤ کرنا ہے۔ بجائے اس کے کہ مسلمانوں کے حکمران دنیا کے بحری، زمینی اور فضائی راستے منقطع کر دیتے، تیل کی سپلائی روک دیتے اور غزہ میں جاری خونریزی روکنے کے لیے اپنی پوری طاقت استعمال کرتے جبکہ وہ ایسا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، انہوں نے یہودی وجود کو یہ سب سہولیات جاری رکھیں۔ مصر نے رنج بارڈر کراسنگ کو بند کئے رکھا ہے، حالانکہ اس کی فوج غزہ کے مسلمانوں کی مدد کرنے کے لئے مکمل راضی ہے اور مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔ جہاں تک پاکستان اور ترکی کے حکمرانوں کا تعلق ہے تو وہ واشنگٹن کے مفادات کے لیے تو دنیا بھر میں اپنی افواج کو بھیج دیتے ہیں، پھر بھی انہوں نے تڑپ رکھنے والے اور قابل فوجیوں کو اشد ضرورت کے اس وقت میں غزہ کی مدد کرنے سے روک رکھا ہے۔ غزہ کے مسلمانوں اور مسلم امت کو ناکام کر دینے کے بعد، یہ عداار حکمران اب ایک اور عدااری کا نفاذ کرنے پر کام کر رہے ہیں، جو کہ امریکی دوریاستی حل ہے۔ اور یہ عداار حکمران یہ سب حرکتیں کرتے ہیں حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ، ﴿إِنَّمَا يَنْهَاكُمْ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ ”اللہ تمہیں ان سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے تمہارے دین کی وجہ سے لڑائی کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور دوسروں کو ایسا کرنے میں مدد کی؛ اور جو کوئی ایسوں سے دوستی کرے، پس وہ ظالموں میں سے ہیں“ (الممتحنہ؛ 9:60)

غزہ نے سب کچھ منکشف کر کے رکھ دیا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہم اپنی ذمہ داری میں پیچھے نہ رہیں۔ غزہ نے ہمیں صحیح صورت حال دکھا دی ہے اور آگے بڑھنے کا راستہ بھی دکھا دیا ہے۔ غزہ کے مسلمان بہت ہی اچھے اور نیک ہیں۔ امت مسلمہ اپنے دین کی راہ پر چل پڑی ہے۔ غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد ہے جو ایک طرف تو یہودی وجود اور اس کی حمایت کرنے والی مغربی حکومتوں کی ناانصافی کو دیکھ سکتے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کے بہترین ارادوں اور برتاؤ کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہودی وجود ایسی قوم نہیں ہے جو معاہدوں اور وعدوں کا احترام کریں۔ مغربی حکومتیں وہ ہیں جو مسلمانوں کے خلاف کھلی جنگ میں یہودی وجود کی حمایت کر رہی ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی مدد کرنے کے لئے آگے بڑھنے والی افواج کی راہ میں مسلمانوں کے حکمران ہی واحد رکاوٹ ہیں۔ اب آگے بڑھنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ امت اور اس کی افواج کو مسلمانوں کے حکمرانوں کو لازمی ہٹانا ہوگا۔ تبھی امت مسلمہ اپنے دشمنوں کو اپنی سرزمین سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ لہذا امت کو چاہئے کہ وہ اپنی افواج سے مطالبہ کرے کہ وہ نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لئے حزب التحریر کو اپنی نصرہ فراہم کریں۔ آئیں اور غزہ کی تباہی کے

اس سانچے کو، 1924ء برطابق 1342 ہجری میں ہونے والے خلافت کے انہدام کے بعد کا آخری باب بنا دیں۔

مصعب عمیر، ولایہ پاکستان